Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

از الفضل بید اللہ و تیسر تیشا عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

تار کا پتہ: الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم شنبہ

۲۸ ربیع الثانی ۱۳۷۱ھ — فی پرچہ ۱/

جلد [illegible] | ۲۶ صلح ۱۳۳۱ ہش — ۲۶ جنوری ۱۹۵۲ء | نمبر ۲۳

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۵ جنوری۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت آج بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی دل کی حالت بھی نسبتاً بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

اعداد و شمار کانفرنس کا دو روزہ اجلاس شروع ہو گیا

ڈھاکہ ۲۵ جنوری۔ آج یہاں اعداد و شمار کانفرنس کا دو روزہ اجلاس شروع ہو گیا۔ کانفرنس کے صدر وزیر تجارت آنریبل فضل الرحمٰن نے صنعتی اور اقتصادی ترقی کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلہ میں صحیح اور درست اعداد و شمار کی اہمیت پر زور دیا۔ آپ نے کہا پاکستان جیسے ملک میں جہاں صنعتی اور اقتصادی ترقی کے منصوبوں کو تیزی سے عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے۔ اعداد و شمار کی روشنی میں ترقی کی رفتار کا صحیح جائزہ نہایت ضروری ہے۔

الحاج خواجہ ناظم الدین ڈھاکہ پہنچ گئے

ڈھاکہ ۲۵ جنوری وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین آج سہ پہر کراچی سے ڈھاکہ پہنچ گئے۔ وزارت عظمیٰ کا عہدہ سنبھالنے کے بعد آپ پہلی مرتبہ مشرقی پاکستان کے دورے پر یہاں تشریف لائے ہیں ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے آپ نے بتایا کہ ٹیونس کے قومی راہنماؤں کی طرف سے جو مراسلے آئے تھے۔ وہ پیرس میں وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان کو بھیجے گئے ہیں۔ اس بارے میں وہ ضروری کارروائی کریں گے۔ وزیر اعظم نے مزید فرمایا۔ پاکستان نے ہر موقعہ پر اسلامی ملکوں کی پوری پوری امداد اور حمایت کی ہے۔ مشرقی پاکستان کی غذائی صورت حال کے متعلق ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا یہاں اناج وغیرہ کی کمی کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ صوبے میں وافر مقدار میں خوراک موجود ہے۔ احتیاط کے طور پر مغربی پاکستان سے مزید اناج بھی لایا جا رہا ہے اناج کی ناجائز برآمد کی روک تھام کے سلسلے میں مشرقی بنگال کی حکومت نے جو اقدامات کئے ہیں۔ آپ نے ان کو سراہتے ہوئے حکومت کی مساعی پر اطمینان کا اظہار فرمایا۔

روسی اسلحہ حاصل کرنے کے لئے مصر نے کوئی درخواست نہیں دی

قاہرہ ۲۵ جنوری۔ مصر کے وزیر بحریہ جنگ مصطفیٰ نصرت پاشا نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ مصر کپاس کے بدلے روسی اسلحہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ انہوں نے الاہرام کی اس خبر کو غلط بتایا ہے کہ مصر کے وزیر خارجہ صلاح الدین پاشا نے اسلحہ حاصل کرنے کے سلسلے میں روس کے وزیر خارجہ مسٹر وشنسکی کو پیرس میں کوئی درخواست دی تھی۔

اسمٰعیلیہ میں برطانوی فوج نے مصری پولیس کے ایک ہزار سپاہی گرفتار کر لئے

نئی صورت حال پر غور کرنے کیلئے مصری کابینہ کا ہنگامی اجلاس طلب کر لیا گیا

قاہرہ ۲۵ جنوری۔ اسماعیلیہ میں برطانوی فوج اور مصریوں کے درمیان جو جھڑپیں ہو رہی ہیں۔ ان میں برطانوی فوج نے مصری پولیس کے قریباً ایک ہزار سپاہی گرفتار کر لئے ہیں۔ آج برطانوی فوج کے پیدل دستوں نے ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں کی مدد سے مصری پولیس کے ہیڈ کوارٹر کو گھیرے میں لے لیا۔ اور مطالبہ کیا۔ کہ وہ تمام ہتھیار فوج کے حوالے کر دیں۔ اس پر مصری پولیس کے محصور سپاہیوں اور برطانوی فوج کے درمیان لڑائی ہوئی۔ قریباً ۴۰ مصری سپاہی ہلاک اور بہت سے زخمی ہوئے۔ پولیس کے سپاہیوں نے کئی گھنٹے کی لڑائی کے بعد آخر ہتھیار ڈال دیئے۔ اسمٰعیلیہ کی صورت حال پر غور کرنے کے لئے آج رات مصری کابینہ کا ہنگامی اجلاس طلب کی گئی ہے۔

مزدوروں کے بین الاقوامی ادارے کے بارہ ماہر عنقریب پاکستان آ رہے ہیں

کراچی ۲۵ جنوری۔ مزدوروں کے بین الاقوامی ادارے کے بارہ ماہروں کی ایک جماعت عنقریب پاکستان آ رہی ہے۔ یہ ماہر صنعتی ترقی کے متعلق مخصوص شعبوں میں فنی امداد دیں گے۔ حکومت پاکستان نے فنی امداد اور مشورے کی فوری ضرورت کو پورا کرنے کے لئے مزدوروں کے بین الاقوامی ادارے سے کئی سمجھوتے کئے ہیں۔ نیز معلوم ہوا ہے کہ کئی سمجھوتے ابھی اور کئے جائیں گے۔ ادارہ عام حالات کا جائزہ لینے کے کام میں مدد دینے کے لئے ۵ ماہر بھیج رہا ہے۔ یہ ماہر اس امر کا جائزہ لیں گے کہ کارخانے داروں اور مزدوروں کے تعلقات کام کی نوعیت اور اوقات کار اجرتوں کی تعین اور ادائیگی نیز مزدوروں کی فلاح و بہبود اور حفظان صحت وغیرہ کے کیا کیا انتظامات موجود ہیں۔ معاشرتی فلاح و بہبود کی سکیمیں بنانے اور روزگار دلانے کے ماہرین کی خدمات بھی حاصل کی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں ادارہ نے بیرونی ممالک میں پاکستانی ماہرین کو اعلیٰ تربیت دینے کے لئے متعدد وظیفے دینے منظور کئے ہیں۔

ٹیلیگراف فیکٹری اور ورکشاپ کا سنگ بنیاد

حیدرآباد سندھ ۲۵ جنوری۔ وزیر مواصلات سردار بہادر خان نے آج کوٹڑی میں ٹیلیگراف فیکٹری اور ورکشاپ کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس کارخانے میں ایسا سامان تیار کیا جائے گا۔ جو ٹیلیگراف اور ٹیلیفون وغیرہ کے سلسلہ میں کام آتا ہے۔ یعنی کھمبے اور بریکٹ [illegible] اس کے علاوہ ورکشاپ میں متعلقہ آلات اور مشینوں وغیرہ کی [illegible] کا کام بھی ہو گا۔ اس فیکٹری اور ورکشاپ کے قیام پر ۶ لاکھ روپے خرچ ہونگے۔ امید ہے کہ یہ کارخانہ اس سال مئی کے آخر تک مکمل ہو جائے گا۔ اور پاکستان کے دونوں حصوں کی ضرورتیں باآسانی پوری کر سکے گا۔

خان عبد القیوم خان کا عزم بہاولپور

پشاور ۲۵ جنوری۔ سرحد کے گورنر خواجہ شہاب الدین بنوں اور ڈیرہ اسمٰعیل خان کا دورہ ختم کرنے کے بعد آج پشاور واپس پہنچ گئے۔ صوبے کے وزیر اعلیٰ خان عبد القیوم خان بھی اس دورے میں آپ کے ہمراہ تھے دورہ مکمل کرنے کے بعد وہ ڈیرہ اسمٰعیل خان سے سیدھے بہاولپور روانہ ہو گئے۔ وہ وہاں ریاستی [illegible] کی انتخابی مہم میں حصہ لیں گے۔ ریاست میں ان کا چار روز قیام ہو گا۔

نیپال کے دار الحکومت میں بارہ گھنٹے کے کرفیو کا نفاذ

وزیر اعظم کو وسیع اختیارات دیدیئے گئے

کھٹمنڈو ۲۵ جنوری۔ نیپال کے دار الحکومت کھٹمنڈو میں ۱۲ گھنٹے کا کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے شاہ نے وزیر اعظم کوئرالا کو وسیع اختیارات دے دیئے ہیں۔ تاکہ وہ اس صورت حال کا مقابلہ کر سکیں۔ جو رکشا دل کی طرف سے بغاوت کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے۔

سیاسی کمیٹی نے روس کی قرارداد منظور کر لی

پیرس ۲۵ جنوری۔ جنرل اسمبلی کی سیاسی کمیٹی نے روس کی وہ قرارداد منظور کر لی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ جن ۱۴ ملکوں نے اقوام متحدہ کی رکنیت کے لئے درخواست کی ہے۔ انہیں ایک ساتھ ممبر بنا لیا جائے۔ ان ملکوں میں بلغاریہ ہنگری رومانیہ۔ اٹلی۔ آسٹریا اور پرتگال بھی شامل ہیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳۸ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

سب سے بڑے گناہ

(از حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب ایم-اے)

عن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انبئکم باکبر الکبائر ثلاثا قالوا بلیٰ یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ و عقوق الوالدین وجلس وکان متکئا فقال الا وقول الزور فما زال یکررھا حتیٰ قلنا لیتہ سکت (بخاری)

ترجمہ:- ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اے لوگو کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہوں پر مطلع نہ کروں؟ اور (صحابہؓ کو متوجہ کرنے کے لئے) آپ نے یہ الفاظ تین دفعہ دہرائے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ ہاں یا رسول اللہ آپ ضرور ہمیں مطلع فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ تو پھر سنو۔ کہ سب سے بڑا گناہ خدا تعالےٰ کا شرک ہے اور پھر دوسرے نمبر پر سب سے بڑا گناہ والدین کی نافرمانی اور ان کی خدمت کی طرف سے غفلت برتنا ہے۔ اور پھر سلسلہ یہ بات کہتے ہوئے آپؐ تکیے کا سہارا چھوڑ کر جوش کے ساتھ بیٹھ گئے۔ اور فرمایا پھر سن اچھی طرح سن لو۔ کہ اس کے بعد سب سے بڑا گناہ جھوٹ بولنا ہے۔ اور آپ نے اپنے ان آخری الفاظ کو اتنی دفعہ دہرایا۔ کہ ہم نے آپ کی تکلیف کا خیال کرتے ہوئے دل میں کہا۔ کہ کاش اب آپ خاموش ہو جائیں۔ اور اتنی تکلیف نہ اٹھائیں۔

تشریح:- اس زوردار حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سب سے بڑے گناہوں کا ذکر فرماتے ہوئے تین ایسی باتوں کو چنا ہے۔ جو روحانیات اور اخلاقیات کے تین مختلف میدانوں کی بنیادی باتیں ہیں۔ یہ تین میدان (۱) حقوق اللہ اور (۲) حقوق العباد اور (۳) اصلاح نفس کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ سب سے بڑا گناہ شرک ہے۔ یعنی خدا کے مقابل پر جو ہمارا خالق بھی ہے اور مالک بھی ہے کسی ایسی ہستی کو کھڑا کرنا جو نہ تو ہماری خالق ہے اور نہ مالک۔ اس لئے شرک کا گناہ دراصل غداری اور بغاوت دونوں کا مجموعہ ہے۔ یہ انتہا درجہ کی غداری ہے۔ کہ جس ہستی نے ہمیں پیدا کیا۔ اور ہماری دینی اور دنیاوی ترقی کے اسباب مہیا کئے۔ اس کے مقابل پر ایسی ہستیوں کے ساتھ تعلق قائم کیا جائے۔ جن کا نہ تو ہماری پیدائش کے ساتھ کوئی تعلق ہے اور نہ ہماری بقا کے ساتھ ان کا کوئی واسطہ ہے۔ اور پھر یہ انتہاء درجہ کی بغاوت بھی ہے۔ کہ دنیا کے حقیقی مالک اور حقیقی حکمران کی حکومت سے سرتابی کر کے ایسی ہستیوں کے سامنے سر جھکایا جائے۔ جنہیں ہم پر کسی نوع کا ذاتی تصرف حاصل نہیں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ آجکل کی ترقی یافتہ دنیا میں بھی ایسی قومیں پائی جاتی ہیں۔ جن کا دامن ان کی بظاہر اعلیٰ تعلیم اور اعلیٰ تہذیب کے باوجود شرک کی نجاست سے پاک نہیں۔ چنانچہ عیسائی اقوام حضرت مسیح ناصری کو (جن میں دوسرے نبیوں سے ہرگز کوئی زائد بات نہیں تھی) خدا مان کر اب تک شرک کی دلدل میں پھنسی ہوئی ہیں۔ اور ہندوؤں کے ہزار ہا دیوتا تو ایک کھلی ہوئی کہانی کا حصہ ہیں۔ جسے بچہ بچہ جانتا ہے۔

دوسرا بڑا گناہ اس حدیث میں عقوق والدین بیان کیا گیا ہے۔ عقوق کے معنی عربی زبان میں ماں باپ کی نافرمانی کرنا ان کا واجبی ادب ملحوظ نہ رکھنا ان کے ساتھ شفقت سے پیش نہ آنا اور ان کی خدمت سے غفلت برتنا ہے۔ والدین کی اطاعت اور خدمت کا فریضہ حقوق العباد سے تعلق رکھتا ہے۔ اور دنیا کے حقوق میں غالباً سب سے زیادہ مقدس حق قرار دیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ ایک دوسری حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ ماں باپ کی خوشی میں خدا کی خوشی ہے۔ اور ماں باپ کی ناراضگی میں خدا کی ناراضگی ہے۔ اور ایک اور حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ جس شخص نے اپنے والدین کے بڑھاپے کا زمانہ پایا۔ اور پھر اس نے ان کی خدمت کے ذریعہ اپنے واسطے جنت کا رستہ نہیں کھولا۔ وہ بڑا ہی بدقسمت انسان ہے۔ اور آپ کا ذاتی اسوہ اس معاملہ میں یہ ہے۔ کہ جب ایک دفعہ آپ کچھ مال تقسیم فرمانے میں مصروف تھے۔ تو آپؐ کی رضاعی والدہ آپؐ کو ملنے کے لئے آئیں۔ (آپؐ کی حقیقی والدہ آپؐ کے بچپن میں ہی فوت ہو گئی تھیں) آپؐ انکو دیکھتے ہی میری ماں میری ماں کہتے ہوئے ان کی طرف لپکے اور خود اپنی چادر ان کے واسطے بچھا کر انہیں بڑی محبت اور عزت کے ساتھ بٹھایا۔ الغرض اسلام نے والدین کی اطاعت اور خدمت کے متعلق انتہائی تاکید فرمائی ہے۔ اور والدین کی نافرمانی کو شرک سے اتر کر سب سے بڑا گناہ قرار دیا ہے۔ حتیٰ کہ قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ وقل رب ارحمھما کما ربیانی صغیرا۔ یعنی تم اپنے ماں باپ کے سامنے عاجزی اور انکساری کے بازوؤں کو محبت اور رحمت کے ساتھ جھکائے رکھو۔ اور ان کے لئے ہمیشہ خدا سے دعا مانگتے رہو۔ کہ خدایا جس طرح میرے والدین نے مجھے بچپن میں جبکہ میں بالکل بے سہارا تھا۔ محبت اور شفقت کے ساتھ پالا اسی طرح اب تو ان کے بڑھاپے میں ان پر شفقت و رحم کی نظر رکھ اور مجھے بھی ان کی خدمت کی توفیق دے۔

تیسرا بڑا گناہ اس حدیث سے جھوٹ بولنا ثابت ہوتا ہے۔ اور اس کے متعلق اسلام کا نظریہ اس حدیث کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ جب آپ جھوٹ کا ذکر فرمانے لگے تو جوش کے ساتھ اٹھ کر بیٹھ گئے۔ اور ان الفاظ کو بار بار دہرایا۔ کہ الا وقول الزور۔ الا وقول الزور یعنی کان کھول کر سن لو۔ ہاں پھر کان کھول کر سن لو۔ کہ شرک اور عقوق والدین کے بعد سب سے بڑا گناہ جھوٹ بولنا ہے" حق یہ ہے کہ اگر باقی باتیں اس بیج کا حکم رکھتی ہیں۔ جن سے گناہ کا درخت پیدا ہوتا ہے تو جھوٹ اس بیج کے واسطے پانی کے طور پر ہے جس کی وجہ سے یہ درخت پنپتا اور ترقی کرتا ہے۔ یہ جھوٹ ہی ہے۔ جس کی وجہ سے گناہ پر دلیری پیدا ہوتی۔ اور انسان گناہ کی دلدل میں پھنسے رہنے کا ایک بہانہ حاصل کر لیتا ہے۔ کیونکہ جھوٹ کے ذریعہ گناہ پر پردہ ڈالا جاتا ہے اور پھر اس پردہ کی اوٹ میں گناہ بڑھتا اور پھیلتا جاتا ہے۔ پس جھوٹ صرف اپنی ذات میں ہی گناہ نہیں ہے بلکہ دوسرے گناہوں کے واسطے ایک بدترین قسم کا سہارا بھی ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ کو شرک اور عقوق والدین کے بعد سب سے بڑا گناہ قرار دیا ہے۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ ایک مسلمان نے آپؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا نفس کمزور ہے۔ اور میں بہت سی کمزوریوں میں مبتلا ہوں۔ اور میں سارے گناہوں کو یکدم چھوڑنے کی ہمت نہیں پاتا۔ آپ مجھے ہدایت فرمائیں کہ میں سب سے پہلے کس گناہ کو چھوڑ دوں؟ آپؐ نے فرمایا" جھوٹ بولنا چھوڑ دو" اس نے اس کا وعدہ کیا۔ اور گھر واپس آ گیا۔ پھر جب وہ اپنی عادت کے مطابق بعض دوسرے گناہوں کا ارتکاب کرنے لگا۔ تو اسے خیال آیا کہ اب اگر رسول اللہ تک میری یہ بات پہنچی۔ اور آپؐ نے مجھ سے پوچھا۔ تو جھوٹ تو بہر حال میں نے بولنا نہیں ہیں آپؐ کو کیا جواب دوں گا؟ یا اگر کسی اور مسلمان کو میری کسی کمزوری کا علم ہوا تو اس کے سامنے میں اپنے اس گناہ پر کس طرح پردہ ڈالوں گا؟ آخر اسی فکر میں اس نے سوچتے سوچتے فیصلہ کیا کہ جب جھوٹ چھوڑ دیا ہے۔ تو اب یہی بہتر ہے کہ سارے گناہوں سے ہی اجتناب کیا جائے۔ چنانچہ وہ جھوٹ چھوڑنے کی برکت سے سب گناہوں سے نجات پا گیا۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کمال حکمت سے جھوٹ کے گناہ کو شرک اور عقوق الوالدین کے گناہوں کے بعد سب سے بڑا گناہ قرار دیکر مسلمانوں کی اصلاح کا ایک ایسا نفسیاتی نکتہ بیان فرمایا ہے کہ اسکے ذریعہ وہ بہت جلد اپنے گناہوں پر غلبہ پا سکتے ہیں۔ حق یہ ہے کہ جھوٹ ایک بدترین اور ذلیل ترین قسم کا گناہ ہے۔ اور ہر شریف انسان کا فرض ہے کہ اخلاقی گناہوں میں سب سے پہلے جھوٹ پر غلبہ پانے کی کوشش کرے۔

(چالیس جواہر پارے)

مہتمم صاحبان تعلیم و تربیت۔ اور زعما صاحبان انصار کو یاد دہانی

جب کہ ماہ ستمبر ۱۹۵۱ء میں ناخواندہ اور کم تعلیم والے انصار جماعت کے لئے تعلیمی پروگرام کے عنوان کے ماتحت اخبار الفضل میں اعلان شائع ہوتے رہے ہیں۔ جن میں مہتمم صاحبان تعلیم و تربیت اور زعما صاحبان انصار کو توجہ دلائی گئی تھی کہ وہ اپنے ہاں کے جو انصار قرآن کریم ناظرہ نہ جانتے ہوں ان کو یسرنا القرآن پڑھانے کا انتظام کیا جاوے۔ اور جن کو اردو نوشت و خواند نہ آتی ہو۔ ان کو اردو نوشت و خواند لکھانے کا انتظام کیا جاوے۔ چھ ماہ کے بعد آخر مارچ ۱۹۵۲ء کو امتحان لیا جائے گا۔

اسی طرح اعلان کیا گیا تھا۔ کہ جن انصار کو ترجمہ نماز نہ آتا ہو۔ ان کو نماز ترجمہ بھی سکھا دیا جاوے۔

امید ہے اس اعلان کے مطابق زعماء و مہتمم صاحبان انصار۔ اپنے ہاں اس تعلیمی پروگرام کو عملی جامہ پہنانے میں مصروف ہوں گے۔

اب چونکہ مارچ قریب آ رہا ہے۔ جب کہ نصاب کے چھ ماہ پورے ہو جاتے ہیں اسلئے زعماء و مہتمم صاحبان انصار کو یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ وہ انصار کے اس تعلیمی نصاب کو پورا کرانے کے لئے پوری جدوجہد فرما دیں۔

(ناظم تعلیم و تربیت مرکزیہ مجلس انصار اللہ)

اعلان معافی

مولوی سلیم اللہ صاحب عربک ٹیچر اوکاڑہ کو بوجہ عدم تعمیل فیصلہ قضاء اخراج از جماعت اور مقاطعہ کی سزا دی گئی تھی۔ —— چونکہ اس وقت بعض شرائط پر مولوی صاحب نے ادائیگی کا وعدہ کیا ہے اور کچھ رقم نقد بھی ادا کر دی ہے۔ لہذا حضور کی منظوری سے معاف کیا جاتا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

(ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

مسائل زکوٰۃ کی واقفیت کے لئے نظارت بیت المال ربوہ سے "مسائل زکوٰۃ" حاصل فرمائیں (ناظر بیت المال)

روزنامہ "الفضل" لاہور
مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۵۲ء

احراریات

—— (۱) ——

"آزاد" نے اپنی تازہ اشاعت میں زیر عنوان "الفضل کیا کرے" فرمایا ہے کہ

"اکیلا بیچارہ الفضل اور چاروں طرف سے مسلمانوں نے یلغار شروع کر دی ہے۔ اور ننھی سی جان اور سینکڑوں ارمان کس کو جواب دے اور کس کو نظر انداز کرے"۔ (آزاد ۲۵ جنوری ۱۹۵۲ء)

احراریوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ حق شروع میں اکیلا ہی ہوتا ہے۔ اور مخالفین سے چوکھی کیا چھ مکھی لڑتا ہُوا خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔

—— (۲) ——

"اسی آزاد" میں مولوی محمد علی جالندھری کی ایک تقریر بھی شائع ہوئی ہے۔ جو بیان کیا گیا ہے کہ جناب نے کراچی میں کی تھی۔ اس میں جناب فرماتے ہیں

"جس وقت باؤنڈری کمیشن کے سامنے دونوں ممالک کی حدبندی کا معاملہ پیش ہُوا۔ تو ہندوؤں کی طرف سے کانگرس نمائندہ کی حیثیت سے پیش ہوئی۔ اور تمام مسلمانوں کی طرف سے مسلم لیگ نے چودھری ظفر اللہ کو اپنا نمائندہ بنا کر پیش کیا۔ لیکن اس کے مرزائی ہونے کے باوجود بھی مرزائیوں نے اس پر اعتماد نہ کیا۔ اور مسلم لیگ یعنی مسلمانوں کے نمائندہ سے علیحدہ شیخ بشیر احمدؐ کو "جماعت احمدیہ" کے نمائندہ کی حیثیت سے پیش کیا۔ اور جسٹس تیجا سنگھ کے روبرو اعلان کیا کہ قادیان ایک بین الاقوامی یونٹ بن چکا ہے۔ اور اسے حق ہے۔ کہ وہ خود فیصلہ کرے۔ کہ وہ پاکستان میں جانا چاہتا ہے۔ یا ہندوستان میں۔

پہلے تو مولوی جالندھری صاحب کی خدمت میں ہم وہ تحفہ پیش کرتے ہیں۔ جو قرآن کریم کے الفاظ میں کاتب تقدیر نے شاید قیامت تک کے لئے بطور جائزہ حق کے جناب کے نام لکھ دیا ہُوا ہے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

لعنۃ اللہ علی الکاذبین

اما بعد عرض ہے۔ کہ جناب مولوی جالندھری صاحب فرمائیں۔ کہ

(۱) ہندوؤں کی طرف سے تو کانگرس پیش ہوئی تھی۔ مسلمانوں کی طرف سے چودھری ظفر اللہ خاں "مرزائی" پیش ہوئے تھے۔ اور "مرزائیوں" کی طرف سے شیخ بشیر احمدؐ پیش ہوئے تھے۔

مگر

احراریوں کی طرف سے کون پیش ہُوا تھا؟

فرما دیجئے نا! احراریوں کو شرم کس بات کی؟

کانگرس!

مسلمانوں کا نمائندہ —— "مرزائی"

مرزائیوں کا نمائندہ —— "مرزائی"

ہندوؤں + احراریوں کی نمائندہ —— کانگرس

نتیجہ:۔ مسلمان اور "مرزائی" —— ایک

ہندو اور احراری —— ایک

اب بتایئے مرزائی کافر ہیں یا احراری؟ دشمن دین و وطن احراری ہیں یا مرزائی؟

—— (۳) ——

ذیل میں ہم ایک بصیرت افروز نوٹ ہفت روزہ "ایمان" کراچی سے نقل کرتے ہیں۔ جہاں مولوی جالندھری نے وہ تقریر فرمائی تھی۔ جس کا حوالہ ۲ میں دیا گیا ہے۔ "ایمان" ایک غیر از جماعت احمدیہ ہفت روزہ ہے۔ اس سے ثابت ہوگا کہ احراری مولویوں کو اب بھی مسلمان کیا سمجھتے ہیں۔ فھو ھذا۔

"چند ناعاقبت اندیش مولویوں کا گروہ احمدیت یعنی قادیانیت کی مخالفت میں اس حد تک اندھا ہو گیا ہے۔ اور مذہبی جنون نے اس کے ادراک و شعور کو اسی حد تک معطل کر دیا ہے۔ کہ اب ان کے ناپاک ہتھکنڈوں اور مذموم پروپیگنڈوں سے وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خاں کی ذات تک داغدار ہونے سے نہ بچ سکی۔ یہ مقدس مولوی اپنے جامد نظریات اور تصورات کے تحت ہر مسئلہ کا حل چاہتے ہیں۔ غالباً ان کی نظر میں چند جزوی اور سطحی مسائل ہی پاکستان کی فلاح اور بہبود یا استحکام کا ضامن ہو کر رہ گئے ہیں۔ یہ مقدس مولوی جماعت احمدیہ کی مخالفت کرتے ہوئے وزیر خارجہ پاکستان کی ذات کو بھی تختہ مشق بنائے ہوئے ہیں۔ اور یہ مقدس اور متبرک انسان اپنے مُنہ سے یہ کہتے نہیں تھکتے ہیں۔ کہ چودھری ظفر اللہ خاں کشمیر کو بھارت کے ہاتھوں فروخت کر رہے ہیں۔ اور وہ اسلام کے غدار ہیں۔ لیکن جہاں تک چودھری صاحب کا تعلق ہے۔ ان کی قابلیت ان کی مصلحت اندیشی ان کی بالغ نظری ان کی سیاسی بصیرت اور علمی فراست سے کون ہے جو انکار کر سکے انہوں نے مسئلہ کشمیر سے متعلق جن مسائل کو اپنے ناخن عقل سے حل کیا ہے۔ اس کی اہمیت ہر پاکستانی کے قلب پر ثبت ہو کر رہ گئی ہے

لیکن ان تمام واقعیات اور مشاہدات کے برعکس یہ زہد و تقدس کے مقدس مجسمے جماعت احمدیہ کی مخالفت کے پردے میں چودھری ظفر اللہ خاں پر کیچڑ اچھال کر آج بھی قوم میں انتشار و اضطرار اور انشقاق و افتراق پھیلا رہے ہیں۔ ان کے سیاسی سجدے پاکستان کے استحکام پر آج بھی کاری ضرب کے مترادف ہیں۔ یہ لوگ اخلاقی معیار اور انسانی اقدار کی بھی دھجیاں اڑا کر پھینک چکے ہیں۔ ذرا یہ لوگ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں۔ اور اپنے اعمال و افعال کا بجائے خود تجزیہ کریں۔ ان کٹھ ملاؤں کی تاریخی روایات شاہد ہیں۔ کہ انہوں نے قوم کے لین دین اور خرید و فروخت اپنا ایمان اور مقصد حیات سمجھا ہے۔ یہ آج بھی قرآن کے اوراق کو برائے تجارت استعمال کر رہے ہیں۔ یہ پاک مگر زہر آلود طبقہ یا تو اپنے ہاتھوں خود فناہ ہو جائے گا۔ ورنہ تاریخی اور سماجی تقاضے اسے روند کر رکھ دیں گے۔ آج یہ حضرات جس ذات کی مخالفت پر کمر بستہ ہیں۔ اس کا کردار اس کا شعار ان کے رکیک ترین کردار و شعار سے بدرجہا بلند و برتر ہے۔

قائد اعظم نے بجائے خود جس کے ہاتھوں پاکستان کے خارجی مسائل سپرد کئے ہوں۔ آج اس ظفر اللہ پر نکتہ چینی قائد کے انتخاب پر نکتہ چینی کے مترادف ہے۔ یہی وہ طبقہ ہے۔ جو قائد اعظم کو بھی کافر و مشرک کہتا رہا ہے۔ اگر آج وہ عزت مآب ظفر اللہ خاں کو تختہ مشق بنائے ہوئے ہے۔ تو یہ کوئی نئی بات نہیں۔ ہم اس کو اچھی طرح سمجھ رہے ہیں۔ کہ چودھری صاحب کی مخالفت کے پس منظر میں کونسا جذبہ اور مفاد کار فرما ہے۔

یہ مکروہ گروہ یہ سمجھتا ہے کہ وہ پاکستانی قوم کے اتحاد اور استحکام میں اپنے معمول کے مطابق کوئی شگاف یا خلا پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ انشاء اللہ یہ خیال کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا۔

آج ہم ہمارا ملک اور ہماری قوم مکمل آزاد ہے۔ ہمارا ادراک و شعور آج یہ پوری پوری صلاحیت رکھتا ہے۔ کہ وہ ایک مخلص اور منافق میں تمیز کر سکے۔

جہاں تک پاکستان کے وجود کا تعلق ہے۔ پاکستان کسی سنی۔ وہابی۔ شیعہ۔ قادیانی یا دیوبندی یا بریلوی کی جاگیر نہیں۔ بلکہ پاکستان کا وجود بنی نوع آدم کی فلاح و بہبود ترقی و خوشحالی کا ضامن ہے۔ پاکستانی قانون کی اساس اسلامی اخوت اور اسلامی حریت پر قائم ہے۔ پاکستان کا دروازہ بلا لحاظ مذہب و ملت ہر انسان کے لئے کھلا ہُوا ہے۔ پاکستان میں ہر طبقے کو مکمل آزادی حاصل ہے۔ کہ وہ اپنے عقائد اور اپنے رسم و رواج کے تحت پوری پوری آزادی اور خود مختاری کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرے۔

پاکستان بھارت نہیں ہے۔ جہاں قوموں کی آزادی ان کے رسم و رواج ان کے تمدن و تہذیب اور عقائد پر پہرے بٹھا کر سلب کر لی جائے۔ اور قوموں کا گلا گھونٹ دیا جائے۔ چند نام نہاد مولویوں نے اپنے غیر اسلامی اخلاق اور کردار سے پاکستان کو بدنام کر کے رکھ دیا ہے۔ اور نہ صرف ان نام نہاد مولویوں کے مضر اثرات سے پاکستان کو ہی نقصان پہنچ رہا ہے۔ بلکہ ان کا وجود خود اسلام پر بھی بار ہے اور یہ طبقہ پاکستان میں وہی پوزیشن اور مقام حاصل کرنا چاہتا ہے جس طرح بھارت میں مہا سبھا یا راشٹریہ سیوک سنگھ کا وجود پاکستانی عوام ہرگز ہرگز اس گروہ کے گمراہ کن پراپیگنڈے سے قطعاً متاثر نہ ہوں۔ یہ لوگ ہمیشہ بھونکتے رہے ہیں مگر کارواں ہمیشہ گزرتے رہے ہیں۔"

(ہفت روزہ ایمان مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۵۲ء)

ربوہ میں ایک دلچسپ تقریر

ربوہ ۲۳ جنوری بعد از نماز مغرب مسجد محلہ ج میں زیر صدارت مولوی جلال الدین صاحب شمس ایک جلسہ منعقد ہُوا۔ اور ہمارے بھائی سید عبد الرحمٰن صاحب نے تقریر کی جس میں آپ نے بتایا کہ ۱۹۲۰ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ان نوجوانوں کو جو در حقیقت فارغ رہتے تھے۔ اور اپنی زندگی کے ایام ضائع کر رہے تھے۔ اور سلسلہ پر ایک بار کی طرح تھے۔ تحریک فرمائی کہ وہ کیوں دوسرے ملکوں میں نہیں چلے جاتے۔ حضور کی یہی تحریک ان کے امریکہ جانے کا باعث ہوئی۔ پھر آپ نے نہایت اختصار کے ساتھ امریکہ پہنچنے اور پھر وہاں سالہا سال تک قیام رکھنے کے موثر پیرایہ میں نہایت دلچسپ حالات سنائے ان کی تقریر کے خاتمہ پر حاضرین نے مختلف سوالات دریافت کئے۔ جن کے سید صاحب نے جوابات دیئے۔ آخر میں شمس صاحب نے نوجوانوں کے سامنے سید صاحب کے عزم اور توکل علی اللہ کی مثال کو بطور نمونہ پیش کرتے ہوئے مختلف ملکوں میں پھیل جانے کی تحریک کی۔

مسئلہ خلافت کا صحیح نظریہ

مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؐ صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے ایک نہایت ہی لطیف مضمون رقم فرمایا ہے۔ یہ مضمون انشاء اللہ تعالےٰ جلد ہی نشر و اشاعت کی طرف سے ایک پمفلٹ کی شکل میں شائع کر دیا جائیگا۔ شہری جماعتوں کو اس مضمون کی بکثرت اشاعت کرنی چاہیئے۔ پمفلٹ ۳۲ صفحات پر مشتمل ہوگا۔ اور قیمت صرف ۲ آنے فی کاپی ہوگی۔ پچاس یا پچاس سے زائد نسخے منگوانے والوں سے ۱۰ روپے فی سینکڑہ لئے جائیں گے۔ چونکہ یہ مضمون فی الحال محدود تعداد میں چھپوایا جا رہا ہے۔ اس لئے دفتر نشر و اشاعت ربوہ کو جس قدر نسخے آپ کو مطلوب ہوں۔ ان کی اطلاع دے کر بک کروالیں۔ (مہتمم نشر و اشاعت ربوہ)

قرآن کریم میں عجمی الفاظ کی آمیزش کا غلط خیال

(از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر)

(۲)

(۴)

قرآن مجید کا یہ دعویٰ ہے کہ میں خالص فصیح ترین عربی زبان میں نازل ہوا ہوں۔ میرے اندر عجمی الفاظ کی آمیزش ہرگز نہیں ہے۔ آیاتِ ذیل میں اس دعویٰ کا اعلان کیا گیا ہے۔

(۱) قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ (الزمر - ۲۸)

ترجمہ: یہ قرآن ایسی عربی میں ہے جس میں کوئی کجی یا آمیزش نہیں ہے تا وہ تقویٰ اختیار کریں۔

(۲) كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ۔

ترجمہ: اس کتاب کی آیات تفصیل کے ساتھ انسانی ضروریات کے مطابق ہیں۔ اہلِ علم کے لئے یہ عربی زبان میں واضح دستور ہے۔

(۳) اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ (الزخرف - ۳)

ترجمہ: ہم نے اسے عربی قرآن بنایا ہے تا تم عقل سے کام لو۔

(۴) وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا (الرعد - ۳۷)

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے اسے عربی شریعت کے طور پر نازل کیا ہے۔

(۵) وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ (الاحقاف - ۱۲)

ترجمہ: یہ کتاب سابقہ پیشگوئیوں کے مطابق عربی فصیح زبان میں نازل ہوئی ہے تا ظالموں کو انذار کرے اور نیکوکاروں کے لئے بشارت ہو۔

(۶) وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ (النحل ۱۰۳)

ترجمہ: ہمیں معلوم ہے کہ وہ (منکرین) کہتے ہیں کہ اس رسول کو تو کوئی انسان سکھا رہا ہے۔ حالانکہ جس شخص کی طرف وہ نسبت کر رہے ہیں اس کی زبان تو عجمی ہے اور یہ قرآن تو فصیح اور اعلےٰ درجہ کی عربی زبان میں نازل ہوا ہے۔

(۷) بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ (الشعراء ۱۹۵)

ترجمہ: یہ قرآن عربی مبین میں نازل ہوا ہے۔

(۸) اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ (یوسف ۲)

ترجمہ: ہم نے ہی اسے عربی زبان میں واضح ضابطہ زندگی کے طور پر نازل کیا ہے تا تم عقل سے کام لو۔

(۹) وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا (طٰہٰ ۱۱۳)

ترجمہ: اسی طرح ہم نے اس کتاب کو ہمیشہ پڑھی جانے والی اور اپنے مطالب کے لحاظ سے واضح کتاب نازل کیا ہے اور اس میں مختلف پیرایوں میں وعید کو بیان کیا گیا ہے تا ان لوگوں میں تقویٰ پیدا ہو اور اس کتاب سے انہیں نصیحت حاصل ہو۔

(۱۰) وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ (الشوریٰ ۷)

ترجمہ: ہم نے یہ عربی قرآن تم پر نازل کیا ہے تا تو مکہ اور اس کے چاروں طرف کی دنیا کو انذار کر سکے۔ نیز تو دنیا کے اجتماعی زمانہ میں بھی انذار کرے۔

(۱۱) وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ (حٰم السجدہ ۴۴)

ترجمہ: اگر ہم اس کتاب کو عجمی قرآن یا غیر فصیح قانون بناتے تو یہ لوگ ضرور اعتراض کرتے کہ اس کی آیات میں تفصیل کیوں نہیں؟ کیا عرب لوگوں کو غیر فصیح عجمی کلام سے خطاب کرنا درست ہو سکتا ہے؟ تو کہہ دے کہ یہ مومنوں کے لئے ہدایت اور شفاء ہے۔ لیکن غیر مومنوں کے کانوں میں بوجھ ہے اور ان کے لئے یہ بند کتاب ہے۔ گویا وہ دور سے پکارے جا رہے ہیں۔

(۵)

ان گیارہ آیات میں اللہ تعالےٰ نے مختلف طریقوں سے قرآن مجید کے عربی ہونے اور ہر قسم کی عجمیت سے پاک ہونے کا اعلان فرمایا ہے اور اس کے عربی زبان میں نازل ہونے کو علمی اور عقلی مسائل کے لئے اساس قرار دیا ہے۔ عربی زبان میں نازل ہونے کی وجہ سے ہی اسے سارے جہانوں کے انذار اور حجت کے لئے عالمگیر کتاب ثابت کیا ہے۔

پس یہ ماننا پڑے گا کہ قرآن مجید میں غیر عربی الفاظ کی آمیزش کا خیال اِس صراحت اور وضاحت کے منافی ہے۔ اگر قرآن مجید میں سو یا سو سے زیادہ الفاظ عجمی زبانوں کے ہوتے تو قریش اور دوسرے کفار عرب اسے صد بار محلِّ اعتراض گردانتے اُن کا اس پہلو سے خاموشی اختیار کرنا اس امر یہ واضح دلیل ہے کہ قرآن مجید میں عجمی الفاظ کی آمیزش نہیں ہے۔ قرآن مجید خالص عربی زبان میں نازل ہوا ہے اور اس میں عربی زبان بھی اعلےٰ ترین درجہ کی استعمال ہوئی ہے جس کے سامنے سارے فصحاءِ عرب گنگ رہ گئے۔

تحقیق سے معلوم ہوا کہ جن لوگوں نے غیر عربی الفاظ کا وجود قرآن پاک میں تسلیم کیا ہے۔ انہوں نے عربی زبان کی وسعت اور دوسری زبانوں کے عربی سے تعلق پر نظر نہیں رکھی۔ اس پہلو سے بعض محققین کا یہ قول زرّیں حرفوں سے لکھے جانے کے قابل ہے۔

"لغة العرب متسعة جدا ولا يبعد ان تخفى على الاكابر الجلة" (الاتقان)

کہ عربی زبان نہایت ہی وسیع زبان ہے اور بہت سے اکابر کا اس کی وسعتوں تک نہ پہنچ سکنا قابلِ تعجب نہیں اس جگہ حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ کا نظریہ۔

"لا يحيط باللغة الا نبی"

حرف بحرف صادق آتا ہے۔ عربی زبان اولین الہامی زبان ہے۔ وہ سب زبانوں کی ماں ہے۔ اس کا احاطہ بجز نبی کوئی نہیں کر سکتا۔ حضرت امام السیوطی نے جن ۱۲۲ قرآنی الفاظ کو الاتقان میں غیر عربی قرار دیا ہے۔ ان کا حل صرف اسی ایک مسئلہ سے ہو جاتا ہے کہ عربی زبان ام الالسنہ ہے۔ عربی زبان سے دوسری زبانیں نکلی ہیں اس لئے ان میں عربی الفاظ بلحاظ مادہ یا بلحاظ مادہ و صورت موجود ہیں۔ پس یہ درست نہیں کہ غیر عربی الفاظ قرآن مجید میں پائے جاتے ہیں۔ بلکہ درست یہ ہے کہ بہت سے عربی قرآنی الفاظ عجمی زبانوں میں اصلی شکل میں موجود ہیں۔ ناظرین غور فرمائیں کہ اس ایک نظریہ سے معاملہ کتنا واضح ہو جاتا ہے۔ وہی الفاظ جن پر مسلم علماء معذرت خواہ تھے اور غیر مسلم اعتراض کر رہے تھے وہ قرآن مجید کی صداقت اور عالمگیری پر شاہد بن گئے۔ اور اس کی تفضیل پر گواہ قرار پائے۔ عربی زبان کو سب زبانوں کے لئے اُمّ الالسنہ کے طور پر اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ نے ہی پیش فرمایا ہے۔ آپ اپنی مشہور کتاب "منن الرحمٰن" میں ایک اعتراض کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اگر یہ اعتراض پیش ہو کہ زبان عربی جو ام الالسنہ قرار دی گئی ہے۔ اس کی نسبت تمام زبانوں کی نسبت مساوی نہیں ہے۔ بلکہ بعض سے کم اور بعض سے زیادہ ہے۔ مثلاً عبری زبان پر ادنیٰ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تھوڑے سے تغیر کے بعد عربی زبان ہی ہے۔ لیکن سنسکرت یا یورپ کی زبانوں کے ساتھ وہ تعلق پایا نہیں جاتا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ گو عبری اور دوسری شاخیں اس کی درحقیقت عربی کی تھوڑے سے تغیر سے پیدا ہوئی ہیں۔ اور سنسکرت وغیرہ دنیا کی کل زبانیں تغیراتِ بعیدہ سے نکلی ہیں۔ تاہم کامل غور کرنے اور قواعد پر نظر ڈالنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ **ان زبانوں کے کلمات اور الفاظ مفردہ عربی سے ہی بدلا کر طرح طرح کے قالبوں میں لائے گئے ہیں**" (منن الرحمٰن صفحہ ۱)

(الفرقان سالانہ نمبر دسمبر ۱۹۵۱ء)

اخبار "بدر" قادیان خریدیئے!

احباب کرام! قادیان سے جاری ہونے والے ہفتہ وار اخبار "بدر" کی خریداری منظور فرمائیے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ پر اس کی خریداری کی تحریک فرمائی تھی جو دُہرا دیتا ہوں۔ حضور نے فرمایا:۔

"قادیان سے ایک اخبار "بدر" کے نام سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ گو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ملک کی ضروریات اس سے کچھ زیادہ پوری نہ ہو سکیں گی۔ لیکن دوستوں کو یہ امر ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ اس وقت یہاں کے دوست نسبتاً زیادہ اچھی حالت میں ہیں اس لئے وہ اخبار کی زیادہ مدد کر سکتے ہیں۔ اور ان کی یہ مدد اس اخبار کی مالی حالت کو مضبوط کرنے کے علاوہ ہندوستان میں اسلام کی تبلیغ میں بھی بڑی ممد ثابت ہوگی۔ پس یہ ایک ثواب کا فعل ہے۔ دوستوں کو ضرور اس اخبار کی مدد کرنا چاہیئے"

مہربانی کر کے امراء اور صدر صاحبان اپنے اپنے ہاں اس کے خریدار بنائیں اور اس کے چندہ کی رقوم دفتر محاسب میں بھجوائیں اور اس کی اطلاع براہِ راست قادیان میں بھجوائیں۔

سالانہ قیمت چھ روپے اور ششماہی ساڑھے تین روپے ہے۔ — ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ" کے موضوع پر تقریری مقابلہ

مندرجہ بالا موضوع پر ۲۷ جنوری ۵۲ء تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام ایک تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جج صاحبان کے منصفانہ فیصلہ کے مطابق عثمان عمر اوّل۔ اور رفیق احمد ثاقب و عبد الرحمٰن بالترتیب دوئم اور سوئم رہے۔ کالج یونین تینوں طلباء کو مبارکباد پیش کرتی ہے

سیکرٹری کالج یونین

کہتی ہے تجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا

جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کا اعتراف غیروں کی زبانی

(۱۰)

(مرتبہ ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر)

سید آغا حیدر صاحب وکیل سہارنپور

"راقم مرزائی نہیں بلکہ اثنا عشری ہے۔ اور اس فرقہ میں ہمیشہ شامل رہا ہے۔ اور اسی مذہب کو ذریعہ نجات جانتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ (امام جماعت احمدیہ کا) پیغام اتحاد نہایت دانشمندی اور فرزانگی پر مبنی ہے۔ اور اسلام کی ابتدائی سپرٹ کو یاد دلاتا ہے ۔ ۔ ۔ مرزا صاحب نے اپنی جماعت سے پچاس ہزار روپیہ اور ایک سو واعظ طلب کئے ہیں۔ اور ایک ماہ کے اندر ایک سو چالیس واعظ اور کثیر رقم جمع ہوگئی جو آگرہ متھرا۔ مین پوری وغیرہ کے اضلاع میں وعظ کہہ رہے ہیں ۔ ۔ ۔ قادیانی جماعت کی مساعی حسنہ اس معاملہ میں بیحد قابل تحسین ہیں اور دوسری اسلامی جماعتوں کو بھی انہی کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے"

(اخبار ہمدم لکھنؤ ۱۶ اپریل ۱۹۲۳ء)

ایڈیٹر صاحب شیعہ اخبار "درنجف"

"احمدی جماعت قادیان کے بہت سے اشتہارات دفتر میں بغرض اندراج "درنجف" موصول ہوئے ہیں۔ جنہیں بوجہ عدم گنجائش درج نہیں کیا گیا۔ ہمیں اس فروگذاشت کا افسوس ہے۔ جماعت مذکورہ کی خالص اسلامی خدمات کا اعتراف نہ کرنا پرلے درجہ کی بے حیائی ہے۔ امرتسر کے ایک ڈھیٹھ اخبار نے ان کی نیت پر نکتہ چینی کرتے ہوئے بیجا جھک ماری ہے۔ تعجب ہے جو لوگ باعث ایجاد خلق فخر موجودات سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی رنگ میں بھی عالم خفیات و غیب نہیں مانتے۔ وہ قادیانیوں کی نیت اور ارادہ سے کس طرح آشنا ہو سکتے ہیں۔ اگر قادیانی جماعت کا نصب العین اس سے احمدیہ تبلیغ ہے۔ اور وہ دین خدا کی خدمت کرکے مسلمانان عالم پر اپنا اثر ڈالنا چاہتی ہے تو بسم اللہ دل ما روشن چشم ما شاد کیونکہ ان کا اثر نتیجہ ہوگا۔ خدمات اسلام کا ہر ایک ہمدرد ملت بیضا کو اس امر کا حریص ہونا چاہیئے۔ اگر ان کی سرگرمی میں ہی تبلیغ احمدیت ہے تو غیر کفار کا مقابلہ اور باہمی کشمکش سے احتراز و اجتناب باہم آویزیوں سے نفرت دعوت و اتحاد پر زور دینا وغیرہ امور کو ہی مسلم پبلک بنظر پسندیدگی دیکھتی ہے۔ تو پھر بجائے اسکے کہ عمل خیر پر کاربند ہونے والوں کی نیت پر حملے کئے جائیں کیوں نہ وہی طریق اختیار کیا جائے۔ جو لوگ سمجھتے ہیں کہ قادیانی مسلم پبلک سے ووٹ حاصل کرنے کے لئے یہ روش اختیار کی تو وہ خود ہی ووٹ حاصل کریں۔ درنجف خالص اسلامی خدمات بجا لانے والوں کا معترف ہے۔ اور یہ اس کا آزادانہ اعلان منصور ہو"

(درنجف ۱۸ اکتوبر ۱۹۲۷ء)

ایڈیٹر صاحب اخبار زمیندار لاہور

"احمدی بھائیوں نے جس خلوص۔ جس ایثار جس جوش اور جس ہمدردی سے اس کام میں حصہ لیا ہے۔ وہ اس قابل ہے کہ ہر مسلمان اس پر فخر کرے۔ یہ بھی ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ نمائندگان تبلیغ کے فیصلہ انقطاع نے ان کی مخلصانہ کوششوں پر کوئی برا اثر نہیں ڈالا۔ وہ ہر حصے میں بدستور سرگرم حفظ و دفاع اسلام ہیں۔"

(اخبار زمیندار ۲۰ اپریل ۱۹۲۳ء)

راجپوتانہ کے مشہور مسلمان لیڈر
چوہدری نذیر احمد صاحب وکیل جے پور

موصوف نے ۷ اپریل ۱۹۲۳ء امرتسر میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

"احمدی کام اچھا کرتے ہیں۔ قادیان کے ۲۷ مبلغ ہیں۔ ان کے کام عمدہ ہیں۔ دیکھتے دا۔ آدمی اسیر ہو [illegible]"

پھر یہی صاحب نے مزنگ (لاہور) میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

"قادیان کی احمدیہ جماعت کے ۲۷ مبلغین کام کر رہے ہیں۔ چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے امیر وفد ایک نہایت زیرک۔ فہیم۔ بردبار۔ مدبر اور تبلیغ میں سالہا سال کا تجربہ رکھنے والے انسان ہیں۔ ان کا انتظام اور نظام ایسے اعلیٰ پیمانہ و طریق پر ہے کہ تمام مبلغین بھیجنے والوں کو ان کا اتباع کرنا چاہیئے۔ اور ان ہدایات پر جو ان کو مرکز سلسلہ سے ملتی رہتی ہیں۔ چونکہ مبلغین ان پر کار بند ہوں گے کامیابی کی حالت ہے۔ ان مبلغین کو ہدایت ہے کہ وہ اپنے افسر کی اطاعت الٰہی کریں کہ اگر جان کا خطرہ بھی ہو تو بھی حکم بجا لائیں ۔ ۔ ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس جماعت کے سوا اور کسی فرد کی ایسی اعلیٰ تربیت نہیں سنیوں میں نہ شیعوں نہ کسی اور جماعت میں۔ پس میں سچے دل سے مشورہ دیتا ہوں کہ اس اعلیٰ نمونہ کی تقلید سب بھائی کریں۔ اور فائدہ اٹھائیں کیونکہ بغیر اس کے کامیابی محال ہے"

(الفضل ۱۹ اپریل ۱۹۲۳ء)

احمد لطیف صاحب بی اے
جنرل سکرٹری ینگ مین مسلم ایسوسی ایشن کراچی

صاحب موصوف نے ایڈیٹر صاحب الفضل کے نام ایک خط لکھا تھا۔ جس میں دیگر امور کے علاوہ یہ بھی تحریر فرمایا تھا۔

"دنیائے اسلام میں آج ہر طرف خدمت دین متین کا جو طرہ دستار (?) خدا کے فضل و کرم سے احمدی جماعت کے سر پر ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ جو خدمات دین آپ صاحبان ادا کر رہے ہیں وہ آپ کا ہی حصہ ہے اور دیگر برادران اسلام کے لئے قابل رشک ہیں۔ سو بر بر دلیوشن اور قراردادیں پاس کرنے میں تو شیر ہیں۔ مگر ان کو عملی جامہ پہنانا ان کی طاقت و تنظیم سے باہر ہے۔ خدا کرے کہ دوسری انجمنیں اور سوسائیٹیز بھی آپ کی مثال اور آپ کے عمل سے مستفید ہوں۔ یہ سوسائٹی (جس کے صاحب موصوف سکرٹری ہیں۔ ناقل) ان خدمات پر جو آپ کی جماعت نے بیرون ہند و اندرون ہند میں انجام دیں۔ اور دے رہی ہیں تہ دل سے مبارکباد عرض کرتی ہے"۔

(الفضل قادیان ۱۰ جنوری ۱۹۲۷ء)

چوہدری افضل حق صاحب صدر مجلس احرار

"(۱) آریہ سماج کے معرض وجود میں آنے سے پیشتر اسلام جسد بے جان تھا جس میں تبلیغی حس مفقود ہو چکی تھی۔ سوامی دیانند کی مذہب اسلام کے متعلق بدظنی نے مسلمانوں کو تھوڑی دیر کے لئے چوکنا کر دیا۔ مگر حسب معمول جلدی خواب گراں طاری ہو گئی۔ مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں تو کوئی جماعت تبلیغی اغراض کے لئے پیدا نہ ہو سکی۔ ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر اٹھا۔ ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کرکے اسلام کی نشرواشاعت کے لئے بڑھا۔ اگرچہ مرزا غلام احمد صاحب کا دامن فرقہ بندی کے داغ سے پاک نہ ہوا تاہم اپنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لئے قابل تقلید ہے۔ بلکہ دنیا کی تمام اشاعتی جماعتوں کے لئے نمونہ ہے۔ ان میں لاہوری حصہ تو بانی کی غرض کو پا گیا۔ قادیانی جماعت کسی قدر کفر و تکفیر کے پرانے مرض میں مبتلا ہو گئی۔ تاہم غیر مسلموں میں نشرواشاعت سے قطعی غافل نہ ہوئی۔ علاوہ ان کے تمام فرقے رہین بے خبری رہے۔ اسلامی ہند پہ بدستور بے حسی کا دور دورہ رہا"

(فتنہ ارتداد اور پولیٹیکل قلابازیاں، صفحہ ۴۶)

(۲) اسلامی نام کی ہزاروں جماعتیں مسلمانوں میں موجود ہیں۔ مگر ان کی مساعی و سرگرمی محض مسلمانوں کو کافر بنانے تک محدود ہیں۔ اگر لاکھوں نہیں تو ہزاروں مدارس دینی بھی موجود ہیں۔ مگر وہاں بھی اندرونی مباحث کے لئے میدان تیار کئے جاتے ہیں۔ ہندوستان بھر میں مندرجہ ذیل تبلیغی جماعتیں موجود ہیں۔ قادیانی احمدی۔ لاہوری احمدی۔ انجمن دعوت و تبلیغ لاہور۔ انجمن اشاعت پونا علاقہ مالابار۔ انجمن ترغیب و تفہیم بمبئی۔ الٰہ اللہ خیر صلاح۔ اس میں قادیانی احمدی جماعت کی مالی حالت بحمد اللہ تسلی بخش ہے۔ مگر بدقسمتی سے ایک عیب ہے کہ اس کے ممبران کی زیادہ تر توجہ جماعتی دعوت میں خرچ ہوتی ہے (؟) حالانکہ ان کے اردگرد میدان خالی ہوتا ہے تاہم نتائج کے اعتبار سے بھی کچھ کم قابل اطمینان نہیں ہے" صفحہ ۲۸

"سینکڑوں نہیں ہزاروں دینی مکاتب ہندوستان میں جاری ہیں۔ مگر سوائے احمدی مدارس و مکاتب کے کسی اسلامی مدرسہ میں غیر اقوام میں تبلیغ و اشاعت کا جذبہ طلبا میں پیدا نہیں کیا جاتا۔ کس قدر حیرت ہے کہ سارے پنجاب میں سوائے احمدی جماعت کے اور کسی فرقہ کا بھی تبلیغی نظام موجود نہیں ۔ ۔ ۔ ہر مسلمان کو لاہوری اور قادیانی احمدیوں کی طرح مبلغ بننا چاہیئے"۔ صفحہ ۱۰۵، ۱۰۶

نوٹ:- چوہدری صاحب کے حوالہ نمبر ۲ میں جس انجمن دعوت لاہور اور انجمن اشاعت پونا مالابار کا ذکر ہے وہ دراصل ایک ہی تھیں جن کے روح رواں اور کرتا دھرتا مولوی محی الدین صاحب بی اے تھے۔ انہی صاحب نے شروع شروع میں اپنی تبلیغی انجمن کی روئیداد بھی شائع کی تھی۔ جس میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی و تعلیمی و مالی حالت کا بھی مفصل تذکرہ کیا تھا۔ لیکن ہم اس رپورٹ کا صرف ایک فقرہ ہی ذیل میں درج کرنا کافی سمجھتے ہیں۔ جو جماعت احمدیہ کی فرض شناسی اور اسکے تبلیغی جہاد کے متعلق ہے

(باقی صفحہ ۶ پر دیکھو)

فروری سنہ ۱۹۵۲ء میں آپکی قیمت اخبار ختم ہے

اپنے چندہ کی رقم بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔

(۱) اپنے فائدہ کے لئے۔ (۲) سلسلہ کے فائدہ کے لئے
(۳) تاخیر سے بچنے کے لئے (۴) تاکہ رقم ڈاک خانہ میں نہ پھنسے۔

شرح ۲۴/- سالانہ - ۱۳/- ششماہی - ۷/- سہ ماہی (منیجر)

نمبر	نام	تاریخ
۲۰۷۶۹	لال دین صاحب	۲۰ فروری سنہ ۵۲
۲۱۷۰۴	حکیم الدین صاحب	
۱۹۰۶۶	لفٹیننٹ وہاب الدین صاحب	
۲۱۴۹۴	مسٹر اے۔ کیو۔ ڈین صاحب	۶ فروری سنہ ۵۲
۲۳۰۱۱	چوہدری محمد خان صاحب	۴ " "
۲۳۶۸۹	قاضی عبد الرحمن صاحب	۴ " سنہ ۵۲
۲۴۰۳۲	چوہدری حاکم علی صاحب	۴ فروری سنہ ۵۲
۲۴۰۶۱	شیخ حافظ حامد علی صاحب	" "

خطبہ

نمبر	نام	تاریخ
۲۳۴۵۳	چوہدری منظور احمد صاحب	۶ فروری
۲۳۶۴۱	" عباس علی صاحب	۶ "
۲۳۸۹۸	منشی عبد الغفور صاحب	۷ "
۲۴۰۲۰	ماسٹر محمد عیسٰی صاحب	۸ "
۲۴۰۶۱	حافظ حامد علی صاحب	۵ "
۲۴۰۹۳	مسٹر نعمت علی صاحب	——
۲۳۹۰۴	مولوی بشیر احمد صاحب۔ یوپی	——
۲۴۰۰۵	سیٹھ فاضل الدین صاحب سکندر آباد دکن	
۲۴۱۸۲	مسز ایم۔ آر۔ الیس	——
۱۷۱۹۹	قریشی ڈاکٹر مبارک احمد صاحب	۸ فروری سنہ ۵۲
۲۳۳۵۳	مبارکہ بیگم صاحبہ	۸ " "
۲۳۳۶۰	مولوی عبد الرحمن صاحب	۱۲ " "
۲۳۶۴۴	چوہدری عزیز الدین صاحب	۸ " "
۲۳۲۳۳	ڈاکٹر سید احمد صاحب	۲۹ " "
۲۳۹۳۹	ملک عزیز الرحمن صاحب	یکم فروری
۲۴۱۰۹	چوہدری نذیر احمد صاحب	" "
۲۴۱۱۶	میاں محمد ذکریا صاحب	" "
۲۴۱۲۴	چوہدری ظریف احمد صاحب	" "
۲۴۱۲۸	چوہدری رحمت اللہ صاحب	" "
۲۴۱۵۰	ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب	" "
۲۰۴۶۲	نقیر اللہ صاحب	۱۵ فروری
۲۳۴۸۳	ملک احمد دین صاحب	یکم فروری سنہ ۵۲
۲۴۱۶۲	قریشی عبد الرحمن صاحب	" " "
۲۴۱۷۲	عمر الدین صاحب	" " "
۲۳۵۷۶	اے۔ آر۔ چوہدری صاحب	" " "
۲۳۷۷۸	قادر بخش صاحب	" " "

نمبر	نام	تاریخ
۱۵۷۲۹	مولوی عبد العزیز صاحب	۹ فروری
۲۱۲۵۸	پیر امان اللہ خان صاحب	۹ "
۲۳۵۳۴	ماسٹر محمد علی خان صاحب	——
۲۴۰۷۵	رحمت اللہ صاحب	——

نمبر	نام	تاریخ
۲۴۰۹۳	نعمت اللہ صاحب	۹ فروری
۲۳۹۵۹	چوہدری حسام الدین محمد شفیع صاحب	" "
۲۳۹۱۵	مولوی محمد دین صاحب	۹ فروری
۱۱۴۳۴	فتح محمد صاحب شرما	۹ "
۱۲۴۸۱	جماعت ادرحمہ	۹ "
۱۶۸۶۵	چوہدری شاہ نواز صاحب	۹ "
۱۸۳۹۶	میاں چراغ دین صاحب	۱۰ "
۲۳۰۳۰	چوہدری سیات محمد دین صاحب	۱۱ "
۲۳۴۶۵	فیروز الدین صاحب	۱۰ " سنہ ۵۲
۲۳۷۷۵	چوہدری نیاز احمد خان صاحب	۱۰ " "
۲۳۸۸۴	مولوی الف دین صاحب	۱۱ " "
۲۳۹۰۰	مرزا اکرام احمد بیگ صاحب	۱۰ " "
۲۴۰۲۲	پیرزادہ مصباح الدین صاحب	۱۰ " "
۲۴۰۸۳	چوہدری ارشاد الحق صاحب	۱۱ " "
۲۴۱۴۹	سید بہادر علی شاہ صاحب	۸ " "
۲۴۰۳۰	محمد علی شاہ صاحب	۱۸ " "
۲۳۳۶۰	سیکرٹری صاحب چک ۲۷۵	۱۲ " "
۲۳۴۵۵	مولوی کرم الٰہی صاحب	۱۲ " "
۲۳۶۴۹	سید محمد مسعود صاحب	۱۲ " "
۲۳۹۳۳	منشی محمد بخش صاحب	۲۸ " "
۲۳۹۳۶	میاں نور احمد صاحب	۲۸ " "
۲۳۹۳۷	چوہدری محمد ابراہیم صاحب	۲۸ " "
۲۳۹۴۱	عبد الحفیظ صاحب	۲۸ " "
۲۴۰۵۵	چوہدری ظفر الحسن صاحب	۲۸ " "
۲۴۰۵۶	مسٹر عبد الرشید صاحب کوئٹہ	۲۸ " "
۲۴۱۰۸	قریشی عبد الوحید صاحب	۲۸ " "
۲۴۱۱۹	حاجی عبد الکریم صاحب	۲۸ " "
۲۴۱۲۵	میاں عبد الرحمن صاحب	۲۸ " "
۲۴۱۳۱	عبد الرحیم صاحب مدہوش	۲۸ " "
۲۴۱۴۳	شاہد احمد صاحب	۲۸ " "
۲۴۰۸۲	شفیق حسین صاحب	۲۴ " "
۲۰۳۹۶	شیخ رفیع الدین صاحب	۲۸ " "
۲۳۵۴۵	چوہدری محمد عبد اللہ صاحب	۲۸ " "
۲۳۷۶۵	چوہدری فضل احمد صاحب نیجر	۲۸ " "
۱۷۸۹۱	چوہدری عنایت اللہ صاحب	۲۸ " "
۲۳۹۰۲	چوہدری امام الدین صاحب	۲۵ " "
۲۳۶۶۲	ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب	۲۸ " "
۲۴۰۲۵	شیخ منظور علی صاحب	۸ " "
۲۴۱۵۹	مولوی غلام حیدر صاحب	۳ " "

نمبر	نام	تاریخ
۲۴۱۶۰	حکیم شریف احمد صاحب	۱۳ فروری
۱۸۹۱۹	چوہدری فضل الرحمن صاحب	۱۵ "
۲۱۴۹۲	حکیم فتح محمد صاحب	۱۵ فروری سنہ ۵۲
۲۴۱۶۴	مبارک احمد خان صاحب	" " "
۲۱۹۴۵	مشتاق احمد صاحب	۱۶ " "
۲۳۱۸۰	مرزا مقصود احمد صاحب	۱۶ " "
۲۳۴۷۵	ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب	۱۶ " "
۲۳۶۳۱	سید عبد اللہ شاہ صاحب	۱۶ " "
۲۳۴۶۹	سید بدر دین صاحب	۲۱ " "
۲۳۸۲۸	ماسٹر امیر احمد صاحب	۱۶ " "
۲۳۹۰۷	خواجہ محمد یوسف صاحب	۱۶ " "
۲۴۰۷۲	شفیق حسن صاحب	۲۴ " "
۲۳۹۰۴	انوار احمد صاحب	۱۶ " "
۲۴۱۷۸	سید واحد علی شاہ صاحب	۱۶ " "
۲۳۲۷۱	حکیم علی احمد صاحب	۷ " "
۲۳۷۴۶	سید سردار حسین شاہ صاحب	۷ " "
۲۴۰۳۴	میاں تاج الدین صاحب	۱۷ " "
۲۰۸۱۴	میاں احمد دین صاحب	۱۹ " "
۲۰۸۹۱	شیخ عبد الرحمن صاحب	۱۸ " "
۲۴۰۳۰	منیر احمد صاحب	۱۸ " "
۱۷۴۸۵	خان محمد یٰسین خان صاحب	۱۹ " "
۲۳۲۲۸	منشی محمد موسٰی صاحب	۱۹ " "
۲۳۲۳۱	کیپٹن ڈاکٹر عمر الدین صاحب	۱۹ " "
۲۳۶۶۰	محمد حمید اللہ صاحب	۱۹ " "
۲۳۹۱۰	ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب	۱۹ " "
۲۴۰۳۵	مولوی عبد القادر صاحب	۱۹ " "
۲۳۹۱۳	مرزا سراج الدین صاحب	۱۹ " "
۱۴۲۴۹	قمر احمد صاحب	۲۰ " "
۲۲۰۳۱	شیخ غلام جیلانی صاحب	۲۰ " "
۲۴۰۳۷	میاں محمد شفیع صاحب	۱۹ " "
۱۸۹۹۱	پیر سلطان احمد صاحب	۲۰ " "
۲۰۹۵۰	ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب	۲۱ " "
۲۳۶۶۸	چوہدری امین احمد صاحب	۲۱ " "
۲۳۶۷۰	حبیب اللہ صاحب	۲۱ " "
۲۳۹۴۷	منیجر صاحب لطیف نگر	۲۱ " "
۱۷۳۸۳	چوہدری نذیر احمد صاحب	۲۲ " "
۲۳۴۰۶	قریشی نذیر احمد صاحب	۲۲ " "
۲۳۷۹۸	مولوی امام الدین صاحب	۲۲ " "

نمبر	نام	تاریخ
۲۳۹۱۶	چوہدری نور محمد صاحب	۲۲ فروری
۲۳۹۱۷	ماسٹر عبد العزیز صاحب	۲۲ "
۲۳۹۲۴	چوہدری حاکم علی صاحب	۲۳ "
۲۳۶۷۵	سید نذر حسین صاحب	۲۳ "
۲۱۱۶۳	چوہدری مبشر احمد صاحب	۲۴ "
۲۱۶۳۰	ڈاکٹر گوہر دین صاحب	۲۴ "
۲۴۰۴۳	حکیم محمد دین صاحب	۲۴ "
۲۳۹۵۵	چوہدری بشیر احمد صاحب	۱۷ "
۲۰۸۴۲	شیخ دوست محمد صاحب	۲۵ "
۲۳۹۳۰	شیخ فیروز دین صاحب	۲۷ "
۲۳۹۳۱	منشی عبد الوحید صاحب	۲۷ "
۲۳۹۷۲	چوہدری رحیم بخش صاحب	۲۸ "
۲۴۰۴۵	خان محمد صاحب	۲۷ "
۲۰۸۴۱	سلیم احمد صاحب	۲۸ "
۲۴۰۰۷	ڈاکٹر محمد شفیع صاحب	۲۸ "
۲۳۶۹۱	سید عبد العزیز صاحب	۲۸ "
۲۳۳۳۳	ڈاکٹر سید احمد صاحب	۲۹ "
۲۳۶۶۲	ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب	۲۹ "
۱۶۲۶	ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب	۲۸ "
۱۷۲۲	چوہدری عبد المالک صاحب	۲۸ "
۱۳۰۱۷	سعد اللہ صاحب	۲۸ "
۱۵۲۱۲	چوہدری غلام محمد صاحب	۲۸ "
۱۶۵۹۱	سردار احمد خان صاحب	۲۸ "
۱۷۹۸۷	محمد علی صاحب	۲۸ "
۲۰۰۹۳	ملک نبی محمد صاحب	۲۸ "
۲۰۹۹۸	چوہدری سید احمد صاحب	۲۸ "
۲۱۰۵۴	سید عبد الحکیم صاحب	۱۵ "
۲۱۳۲۱	مرزا مبارک احمد صاحب	۲۸ "
۲۱۳۲۹	نور محمد اسمٰعیل صاحب	۲۸ "
۲۱۶۹۹	منشی غلام محمد صاحب	۲۸ "
۲۱۷۶۶	میاں عبد الرحیم صاحب	۲۸ "
۲۱۹۶۲	ایم۔ ڈی۔ سعدی صاحب	۲۸ "
۲۲۰۱۲	چوہدری عبد الحمید صاحب	۲۸ "
۲۳۱۷۴	ماسٹر امیر عالم صاحب	۲۸ "
۲۳۲۰۱	چوہدری محمد علی صاحب	۲۸ "
۲۳۲۹۸	ابو الفضل محمود صاحب	۲۸ "
۲۳۵۴۵	چوہدری محمد عبد اللہ صاحب	۲۸ "
۲۳۷۳۴	فضل الٰہی صاحب	۲۸ "

تصحیح

قاعدہ یسرنا القرآن کے اشتہار میں الفضل مورخہ ۲۳/۱۲/۵۱ کو "اگر میں تاجر ہوتا تو عطروں کی سوداگری کرتا" کاتب کی غلطی سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے۔ اصل میں یہ قول حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ احباب درست کر لیں

(۲) اعلان "المصلح الموعود نمبر" میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کا سن غلط لکھا گیا ہے۔ یہ پیشگوئی سنہ ۱۸۸۶ء کی ہے۔ (منیجر الفضل)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں نہ کہ ایڈیٹر کو۔

صنعت اور تجارت کے متعلق مفید معلومات

ادارہ فورڈ نے پاکستان کو ایک دار الفنون اور فنی ادارہ قائم کرنے کے لئے ۰۰۰،۰۰،۱۱ ڈالر اور علم خانہ داری کا کالج قائم کرنے کے لئے ۰۰۰،۰۰،۳۱ ڈالر کا عطیہ دیا ہے۔

پاکستان اور فرانس کے تجارتی معاہدہ کے تحت جس کی توسیع ۲۹ فروری ۱۹۵۲ء تک ہوئی ہے۔ فرانس پاکستان کو ادویات سوتی کپڑا فولاد اور مشینری اور پاکستان فرانس کو پٹ سن۔ روئی اور چمڑا وغیرہ برآمد کرے گا۔

گانٹھیں باندھنے کے آہنی حلقوں کی فراہمی کی صورت حال اب کافی بہتر ہو گئی ہے۔ اس لئے اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔ کہ تاجروں کے واسطے ان کی فراہمی پر روئی بورڈ کا کنٹرول جاری رہے۔

خصوصی فہرست کے لائسنس رکھنے والے برآمد کنندگان کے لئے روئی کی ۵۰ ہزار گانٹھوں کا مزید کوٹا مقرر کیا گیا ہے۔

۱۹۵۲ء کی بابت سیاہ مرچ کی ٹیرف قیمت ۵۲۰ روپے فی ہنڈرویٹ ہے۔

ان تمام درآمدی لائسنسوں کی جو جولائی لغایت دسمبر ۱۹۵۱ء کے دوران میں جاری کئے گئے تھے۔ ۳۰ جون ۱۹۵۲ء تک کے لئے از خود تجدید ہو گئی ہے۔

مسٹر اپندر ناتھ ملک بی۔ ایل۔ وکیل کو نیک دولت پاکستان کے لوکل بورڈ برائے ڈھاکہ کا رکن مقرر کیا گیا ہے۔

پاک وہند تجارتی معاہدہ کے تحت پاکستان نے ۲۶ فروری ۱۹۵۱ء تا ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۱ء جو سامان ہندوستان کو برآمد کیا۔ اس کی قیمت وہاں سے درآمد ہونے والے سامان کے مقابلہ میں انتالیس کروڑ ساٹھ لاکھ روپے زیادہ رہی۔

پاکستان اور آسٹریلیا کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ پر ۳ جنوری کو دستخط ہوئے ہیں۔ جس کے تحت پاکستان روئی۔ بولہ۔ آلات موسیقی اور کھیل کا سامان وغیرہ آسٹریلیا کو اور آسٹریلیا اون۔ دھاتیں۔ برقی آلات اور مشینیں وغیرہ پاکستان کو برآمد کریگا۔

مسٹر کے۔ ایچ۔ رحمانی کو جاپان میں پاکستان کا تجارتی نمائندہ مقرر کیا گیا ہے

وزارت تجارت جولائی لغایت دسمبر ۱۹۵۱ء کی مدت کے متعلق لائسنس دینے کے سلسلہ میں چیف کنٹرولر درآمد و برآمد کے فیصلہ کے خلاف اپیلیں ۲۹ فروری ۱۹۵۲ء تک لے گی

سن ۵۰-۱۹۵۱ء میں ہندوستان کے علاوہ دوسرے ملکوں سے تجارت میں پاکستان کا توازن تجارت ۷۵ کروڑ روپے کی حد تک موافق رہا۔

پاکستان ٹیرف کمیشن دیاسلائی کی دیسی صنعت کے متعلق ۲۳ اور ۲۴ جنوری ۱۹۵۲ء ۱۰ بجے صبح اپنے دفتر واقع ۲۵ کوئنس وے کراچی میں ایک عام تحقیقات کرے گا۔

صوبوں یا وفاقی دار الحکومت کی کسٹم سرحد کے ذریعہ ہوائی یا بحری راستہ سے کسی شکل میں سونا لانے یا لے جانے کی ممانعت ہے۔ علاوہ اس صورت کے کہ بنک دولت پاکستان کے جاری کردہ پرمٹ کے مطابق اور اس کی شرائط کے ماتحت ایسا کیا جائے۔

پاکستان کے درآمد کنندگان کو ہندوستان سے عمارتی لکڑی کی درآمد کے لئے تجارتی حساب پر عام کھلے لائسنس کے تحت ہنڈیاں کھولنے کی اجازت ہے۔

لاہور کے پاکستانی محال میں عوام اور سونے کے تاجروں و جوہریوں کے لئے سونے کی صفائی کے انتظامات کئے گئے ہیں

حکومت پاکستان نے اپنے سفارت خانہ واقع پیرس میں ایک تجارتی شعبہ قائم کیا ہے۔ جس کے تجارتی سکرٹری مسٹر عبد الا[illegible]

ڈھاکہ کے نزدیک پٹ سن کے پہلے کارخانہ نے ۱۲ دسمبر ۱۹۵۱ء کو کام شروع کر دیا۔ توقع ہے کہ مئی ۱۹۵۲ء کے آخر تک دوسرا اور جولائی ۱۹۵۲ء تک تیسرا کارخانہ بھی مکمل ہو جائیگا۔

تصحیح

قاعدہ یسرنا القرآن کے اشتہار میں الفضل مورخہ ۲۳/۱۲/۵۱ کو "اگر میں تاجر ہوتا۔ تو عطروں کی سوداگری کرتا" کاتب کی غلطی سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے۔ اصل میں یہ قول حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ہے احباب درست کر لیں۔

الفضل کا مصلح الموعود نمبر

یوم مصلح الموعود کی مبارک تقریب پر الفضل کا خاص نمبر شائع کیا جا رہا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئی ۱۸۸۶ء جس شان سے حضور کی صداقت کا اظہار کر رہی ہے۔ اس کی تفصیلات کا علم ہر احمدی کو ہونا ضروری ہے۔ تاکہ اس خدائی نشان کی عظمت ہر خاص و عام پر واضح کر سکے۔ اس پرچہ میں اس غرض کو پورا کرنے والے چیدہ چیدہ مضامین ہونگے۔ اس لئے احباب کو اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کا ابھی سے پروگرام بنانا چاہیئے۔ زیر تبلیغ احباب میں تقسیم کرنے کیلئے یہ نہایت مفید اور قیمتی تحفہ ہوگا۔ حضرت مصلح الموعود امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا وجود باجود اللہ تعالیٰ کا ہم پر خاص احسان ہے، اس کے شکر انے کے طور پر ہمیں اس وجود کی عظمت دنیا پر واضح کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔ تبلیغ کا شوق اور جوش رکھنے والے احباب اپنی طرف سے مصلح موعود نمبر خرید کر اپنے احباب کو بھجوا سکتے ہیں۔ اور اگر قبل از وقت مطلوبہ پرچوں کی قیمت اور ڈاک کے خرچ کے ساتھ فہرست معہ مکمل پتہ بھجوا دی جائے۔ تو ان کے نام پرچہ دفتر ہذا سے براہ راست بھجوا دیا جائے گا۔ اور اس طرح خرچ ڈاک کی جو رعایت الفضل کے ساتھ خاص ہے۔ اس سے دوست فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ایجنٹ حضرات احباب سے دریافت کر کے مطلوبہ تعداد ریزرو کروا لیں۔ مشتہرین کے لئے بھی خاص موقعہ ہوگا۔ فوری طور پر اپنے اشتہارات کے لئے جگہ ریزرو کروا لیں ورنہ جلسہ سالانہ نمبر کی طرح متعدد احباب کو افسوس ہوگا۔ کہ کیوں ان کا اشتہار شائع نہ ہو سکا کوشش کی جائے گی۔ کہ اس میں متعدد بلاک دیئے جائیں۔ اشتہارات زیادہ سے زیادہ ۱۰ فروری ۱۹۵۲ء تک بمعہ پیشگی اجرت کے پہنچ جانے ضروری ہیں۔ شرح اشتہارات کے لئے دفتر ہذا کو لکھیں:۔

(مینیجر)

مصر اور برطانیہ کے جھگڑے کے متعلق شاہ ابن سعود کی تجویز

لنڈن ۲۵ جنوری۔ سعودی عرب کے شاہ ابن سعود نے تجویز کی ہے۔ کہ برطانیہ ایک سال کے اندر مصر سے اپنی فوجیں نکال لے۔ اور نہر سویز کے علاقہ کی حفاظت کے لئے مصر کے تعاون سے ایک نیا معاہدہ قلم بند کرے۔

شاہ ابن سعود کی یہ تجویز ایک منصوبہ کی صورت میں جدہ میں برطانوی سفیر کے حوالے کی گئی تھی۔ اس تجویز کی نقول دو ہفتے قبل شاہ فاروق والئے مصر اور وزیر اعظم مصر نحاس پاشا کو بھی ارسال کی گئی تھیں۔ ان حلقوں کی اطلاع کے مطابق شاہ ابن سعود نے تجویز کیا ہے کہ ۱۹۳۶ء کے معاہدہ کو منسوخ کر کے باہمی اشتراک عمل کی بنیاد پر اس علاقہ کی حفاظت کے لئے نیا معاہدہ تیار کیا جائے۔

نہر سویز میں حالت تشویشناک ہے

قاہرہ ۲۵ جنوری۔ برطانوی سفارت خانہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ نہر سویز کے علاقہ میں حالت انتہائی تشویشناک ہوتی جا رہی ہے۔ ترجمان نے کہا ہے اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ مصری حکام اس علاقہ میں امن قائم رکھنے میں قطعی ناکام رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے برطانوی فوجیں ان مسلح حملوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے لئے دفاعی اقدامات پر مجبور ہو گئی ہیں۔ ترجمان نے کہا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ مصری حکومت پھر انارکی پیدا کرنا چاہتی ہے۔

ہندوستان کو فوجی انخلاء کے منصوبہ کا علم نہیں تھا

نئی دہلی ۲۵ جنوری۔ حکومت ہند کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اسے کشمیر سے فوجی انخلاء کے لئے منصوبہ کا پہلے سے کوئی علم نہیں تھا۔ اعلان میں حیرت ظاہر کی گئی ہے۔ کہ حکومت ہند کو پہلے سے اطلاع دیئے بغیر نیا منصوبہ شائع کر دیا گیا۔

حکومت ہند کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ ۲۹ نومبر کو فوجی انخلا کے سلسلہ میں جو تجاویز شائع کی گئی تھیں۔ وہ نئی تجاویز سے مختلف ہیں۔ پرانی تجاویز میں ہندوستان کو ریاست میں ۲۸ ہزار اور پاکستان کو سات ہزار سپاہی رکھنے کی اجازت تھی۔ لیکن نئے منصوبہ کے مطابق ہندوستان کی تیرہ ہزار آٹھ سو اور پاکستان کو دس ہزار فوجیں رکھنے کی اجازت دی گئی ہے۔

گورنر پنجاب نے پانچ بلوں کی توثیق کر دی

لاہور ۲۴ جنوری۔ ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب نے صوبائی اسمبلی کے منظور کردہ پانچ مسودہ ہائے قانون قومی عصاب کے انسداد امداد کا ایکٹ ۱۹۵۲ء کورٹ فیس (پنجاب ترمیمی) ایکٹ ۱۹۵۲ء تطبیق قوانین مجریہ ۱۹۵۲ء تحفظ شاملات سے متعلقہ ایکٹ ۱۹۵۲ء اور پنجاب جنرل کلازز ترمیمی ایکٹ ۱۹۵۲ء کی منظوری دے دی ہے۔

پنجاب اسمبلی نے ان بلوں کو اپنے دسمبر سیشن میں منظور کیا ہے (آفاق)

قائد ملت کے قتل کی تحقیقات مکمل ہو گئی

لاہور ۲۴ جنوری۔ قائد ملت کے واقعہ قتل کی تحقیقات کرنے والے کمیشن نے آج دلائل کی سماعت مکمل کر لی۔ توقع ہے کہ کمیشن اس ماہ کے آخر تک اپنی رپورٹ مکمل کر لے گا۔ (آفاق)

برطانوی قونصل خانے جاسوسی کے مراکز تھے

ماسکو ۲۵ جنوری۔ روس کے اخبار نیو ٹائمز نے ایران میں برطانوی قونصل خانوں کو بند کرنے کے متعلق ایرانی حکومت کی کارروائی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ تمام ایرانی اقوام حکومت کے اس اقدام کی حمایت کرتی ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ ایرانی حلقوں کا کہنا ہے کہ برطانوی قونصل خانے ایران کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرتے تھے اور ایران اور ایرانی حکومت کے خلاف جاسوسی اور تخریبی سرگرمیوں کا مرکز بنے ہوئے تھے۔

امریکی وزیر خارجہ کا تبصرہ کرنے سے انکار

واشنگٹن ۲۵ جنوری۔ برطانوی وزیر اعظم مسٹر چرچل نے خطہ سویز کی حفاظت کے لئے امریکی فوج کے روانہ کئے جانے کی جو تجویز پیش کی ہے۔ اس پر امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین ایچی سن نے تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ آپ نے کہا کہ امریکہ مشرق وسطیٰ کی مجوزہ دفاعی کمان کے بارے میں ایک خاص موقف اختیار کر چکا ہے۔ اور سردست وہ اس سے زیادہ حد تک جانے کے لئے تیار نہیں ہے۔

مصر اور برطانیہ میں مصالحت کے امکانات بہت ہی کم ہیں

لندن ۲۵ جنوری۔ اینگلو مصری تنازعہ کے تصفیہ کے لئے سعودی عرب کے شاہ عبد العزیز ابن سعود کی تجویز جدہ کے برطانوی سفیر کے پاس سے یہاں دفتر خارجہ میں پہنچ گئی ہے۔ اور اس کا مطالعہ کیا جا رہا ہے لیکن اس کے متعلق ابھی کوئی بیان جاری نہیں کیا گیا۔

خطہ نہر میں برطانوی فوجوں کے مظالم کے متعلق تازہ ترین مصری الزامات پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک ترجمان نے کہا "میں نہیں سمجھتا کہ ایسے بیانات کی تردید کرنے کا کوئی فائدہ ہے۔ جو کہ مصری تخیل کی پیداوار ہیں۔

موجودہ مصری حکومت سے کسی سمجھوتہ کے امکانات کو اب بھی بہت ہی کم تصور کیا جا رہا ہے مبصرین کو مصر کے اندر موجودہ حالات کا اندازہ لگانے میں دشواری ہو رہی ہے۔ اس کا پتہ لگانا تقریباً ناممکن ہو رہا ہے کہ مصری عوام کی اکثریت کس حد تک اصلی صورت حال سے باخبر رکھی گئی ہے۔ وفدی حکومت نے خبروں پر سخت قسم کا سنسر لگا دیا ہے (اسٹار)

سیام کی حالت پر امریکی سفیر کو تشویش

بنگ کاک ۲۵ جنوری امریکی سفیر مسٹر اسٹینٹن نے ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں ان لوگوں پر تنقید کی گئی ہے۔ جو نومبر کے اس انقلاب کے ذمہ دار ہیں۔ جس میں حکومت معزول کر دی گئی تھی۔

انہوں نے کہا کہ ان واقعات نے تھائی لینڈ میں صورت حال کے متعلق شبہات اور اس کے مستقبل کے بارہ میں خدشے پیدا ہو گئے ہیں۔ جو افسوسناک ہے اور بالخصوص ایسے وقت میں جب کہ جنوب مشرقی ایشیا میں حالات اس قدر غیر یقینی سے ہو رہے ہیں

دونوں ممالک کے درمیان قریبی دوستانہ تعلقات پر زور دیتے ہوئے انہوں نے کہا۔ اگرچہ میں ذہنی تشویش کے ساتھ واپس آیا ہوں۔ لیکن میں امید کرتا ہوں کہ دستوری بادشاہت میں آزادی اور جمہوریت کا جو عنصر کارفرما ہے۔ وہ تھائی عوام کی بہبود اور اسکے تحفظ کا ضامن ہو گا۔ (اسٹار)

مختصرات

لنڈن۔ ۲۵ جنوری اگرچہ امریکہ میں پٹ سن کی مانگ کم ہو گئی ہے۔ لیکن دوسری منڈیوں کی ضروریات بدستور موجود ہیں۔ امریکہ میں ۱۹۵۰ کے پہلے دس مہینوں میں ۰۰۰ر۷۶۵ گز ماہوار ٹاٹ کی فروخت ہوئی تھی۔ لیکن ۱۹۵۱ کے پہلے دس مہینوں میں یہ فروخت ۰۰۰ر۵۰۴ گز ہو گئی۔ اس کمی کی وجہ کچھ عام کساد بازاری اور کچھ قیمتوں پر اضافہ بتایا جاتا ہے۔ (اسٹار)

عمان۔ ۲۵ جنوری۔ مقامی صنعتوں کی حفاظت کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے اردن کی حکومت نے بعض اشیاء کے درآمدی ٹیکس میں ۶۰ فی صدی کا اضافہ کر دیا ہے۔

مثال کے طور پر لبنان سے آنیوالی دیا سلائیوں پر اب سابقہ ... فی صدی کے بجائے ۷۰ فی صدی ٹیکس عائد کر دیا گیا ہے۔ (اسٹار)

بغداد۔ ۲۴ جنوری۔ عراق کی وزارت امور مجلسی نے اپنے ۱۹۵۲ کے بجٹ کے تخمینہ ۵۲ میں ملک میں تین مزید مجلسی مرکز قائم کرنے کے لئے ۰۰۰ر۵ دینار کی رقم مخصوص کی ہے۔ ایسے تین مرکز گذشتہ سال بھی قائم کئے گئے تھے۔ (اسٹار)

بقیہ صفحہ (۵)

جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کا اعتراف غیروں کی زبانی

مولوی محی الدین صاحب بی اے پونا

"مسلمانوں میں جماعت احمدیہ نے بطور جماعت تبلیغ و اشاعت کی ضرورت کو محسوس کیا۔ اور ضرورت کے احساس سے متاثر ہو کر تبلیغ و اشاعت کی طرف عملی قدم بڑھایا۔ تو وہ یہی احمدیہ جماعت ہے جس کے کفر و اسلام کا ہنوز مسلمانوں سے فیصلہ نہیں ہو سکا۔ مسلمان اگر اپنے تئیں مسلمان کہتے ہیں اور اس احمدیہ جماعت کے متعلق کفر کا فیصلہ کرتے ہیں تو کہنا پڑتا ہے کہ ؎

کامل اس فرقہ زہاد سے اٹھا نہ کوئی
کچھ ہوئے بھی تو یہی رندِ قدح خوار ہوئے

(روئداد عمل حصہ اول صفحہ ۲۸)